السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا احادیث صحیحہ مرفوعہ غیر منسوخہ سے ثابت ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کا پڑھنا، خواہ صلوۃ سریہ میں ہو یا جہریہ میں، احادیث صحیحہ مرفوعہ سے ثابت ہے۔

''عن عبادة بن الصامت أن رسول اللهﷺ قال : لاصلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب۔'' رواہ البخاری ومسلم (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۷۲۳)

''عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے واسطے سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوئی جس نے سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی۔ اس کی روایت بخاری اور مسلم نے کی ہے۔''

''عن أبي هريرة عن النبيﷺ : من صلی صلاة ولم يقرأ فيها بأم القرآن فهي خداج، ثلاثا (غير تمام)، فقيل لأبي هريرة : إنا نكون وراء الإمام، فقال : اقرأبها في نفسك۔'' الحديث۔ رواہ مسلم (صحیح مسلم، رقم الحدیث ۳۹۵)

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز پڑھی اور اس نے ام القرآن یعنی سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی تو وہ نماز ناقص اور نامکمل ہے۔ ایسا تین بار فرمایا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ہم لوگ امام کے پیچھے ہوتے ہیں تو انھوں نے کہا کہ یہ سورت اپنے جی میں پڑھو۔ الحدیث۔ اس کی روایت مسلم نے کی ہے۔''

''عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه قال : صلی رسول اللهﷺ الصبح فثقلت عليه القراءة، فلما انصرف قال : إني أراكم تقرؤن وراء إمامكم؟ قال : قلنا يا رسول الله أي والله، قال : لا تفعلوا إلا بأم القران، فإنه لاصلاة لمن لم يقرأبها۔ رواہ الترمذي، وقال : حديث عبادة حديث حسن۔'' (سنن الترمذی، رقم الحدیث ۳۱۱)

''عبادہ بن صامت کے واسطے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی تو آپ ﷺ پر قراءت میں دشواری آئی۔ پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ امام کے پیچھے قراءت کر رہے ہو (راوی کے بقول) ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول، بخدا ایسا ہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ام القرآن یعنی سورۃ الفاتحہ کے علاوہ ایسا نہ کرو، کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی۔ اس کی روایت ترمذی نے کی ہے اور کہا ہے کہ عبادہ کی حدیث حسن ہے۔''

اور روایت کی گئی ہے حدیث اس باب کی حضرت عائشہ وانس وابوقتادہ وعبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے۔ اور اسی پر عمل ہے بہت سے صحابہ اور تابعین اور محدثین کا، جیسا کہ جامع ترمذی میں مسطور ہے۔ (سنن الترمذي ۲ /۱۱۶)

باقی رہا حکم اس کا پس بعض قائل فرضیت اور بعض قائل استحباب کے ہیں۔ جیسا کہ امام ابو عیسیٰ ترمذی اپنی جامع میں فرماتے ہیں :

''قد اختلف أهل العلم في القراءة خلف الإمام، فرأى أكثر أهل العلم من أصحاب النبيﷺ والتابعين ومن بعدهم القراءة خلف الإمام، وبه يقول مالك وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحاق، وروي عن عبدالله بن المبارك أنه قال : أنا أقرأ خلف الإمام والناس يقرؤن، إلا قوم من الكوفيين، وأرى من لم يقرأ صلاته جائزة، وشدد قوم من أهل العلم في ترك قراءة فاتحة الكتاب وإن كان خلف الإمام، فقالوا : لا تجزئ صلاة إلا بقراءة فاتحة الكتاب وحده كان أو خلف الإمام، وذهبوا إلی ما روی عبادة بن الصامت عن النبيﷺ، وقرأ عبادة بن الصامت بعد النبيﷺ خلف الإمام۔'' انتهی (سنن الترمذی ۲ /۱۱۸)

''قراءتِ خلف الامام کے سلسلے میں اہل علم کے درمیان اختلاف رہا ہے۔ نبی ﷺ کے اکثر صحابہ، تابعین اور تبع تابعین قراءتِ خلف الامام کے موید رہے ہیں اور یہی قول مالک، ابن المبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا ہے۔ عبداللہ بن المبارک کے واسطے سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں قراءتِ خلف الامام کرتا ہوں اور دوسرے لوگ بھی کرتے ہیں، سوائے کوفیوں کی ایک قوم کے، اور میری رائے یہ ہے کہ جو قراءت نہیں کرتا اس کی نماز جائز ہے۔ بعض اہل علم نے سورۃ الفاتحہ کی قراءت کے ترک کرنے والے پر شدید نکتہ چینی کی ہے، اگرچہ وہ امام کے پیچھے ہی نماز ادا کر رہا ہو۔ ان لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ سورہ فاتحہ کی قراءت کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے، چاہے وہ اکیلے نماز پڑھ رہا ہو یا امام کے پیچھے۔ یہ لوگ اس روایت کے قائل ہیں جو عبادہ بن صامت نے نبی ﷺ کے واسطے سے بیان کی ہے اور عبادہ بن صامت نے نبی ﷺ کے بعد امام کے پیچھے قراءت کی ہے۔ ختم شد۔''

اور دلائل دونوں فرقوں کے اپنی جگہ پر مذکور ہیں اور وہ روایات جو دربارۂ عدم جواز قراءۃ کے مروی ہیں، وہ مقابلہ ان روایات صحیح کا نہیں کر سکتی ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب